ملفوظات
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

کنز الایمان۔ فتاویٰ رضویہ۔ احکام شریعت۔ حدائق بخشش۔ الامن والعلیٰ۔
شمع شبستانِ رضا جیسی شاہکار کتابوں کے مصنف
مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی شاہکار تصنیف

مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

ناشران
بک کارنر پرنٹرز پبلشرز مین بازار جہلم
فون نمبر دوکان: 624306 فون نمبر رہائش: 614977
ای میل: Bookcornerjm@yahoo.co.in

نام کتاب .... ملفوظات

مصنف .... مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

سرورق .... امر شاہد

مطبع .... فرینڈز پرنٹرز، جہلم

ہدیہ .... -/[illegible] روپے

ملنے کا پتہ

کتب خانہ شانِ اسلام، اُردو بازار لاہور

مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر اُردو بازار لاہور

شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور

علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار لاہور

خزینہ علم وادب، اُردو بازار لاہور

رحمٰن بک ہاؤس، اُردو بازار کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، نزد شہید مسجد کھارادر کراچی

ادارۃ الانور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ خدیجۃ الکبریٰ، شاہ زیب ٹیرس (کتاب مارکیٹ) اُردو بازار کراچی

سے ہندوستان وغیرہ سے چندہ منگاتے، یہ بھی انہیں کذابوں کی باتوں سے متاثر ہوئے۔ میں ابھی مکہ معظمہ ہی میں تھا۔ یہاں جو فتح وظفر مولیٰ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی اور پھر میرے عزم حاضری سرکار اعظم کی خبر مدینہ طیبہ پہنچی۔ اُن صاحب نے اپنے زعم پر کہ مجازی حاکم شہر کے یہاں رسائی ہے یہ لفظ فرمائے کہ وہاں تو اس نے اپنا سکہ جمالیا آنے دو، یہاں آتے ہی قید کرادوں گا۔ مولیٰ عزوجل کی شان میری سرکار سے ان کو یہ جواب ملا کہ میں ابھی مکہ معظمہ میں ہی ہوں ان کی نسبت دعوے سے چندے منگانے کا دعویٰ ہوا، اور جیل بھیج دیئے گئے۔ جب میں حاضر ہوا ہوں وہ میعاد کاٹ کر آ چکے تھے۔ مسجد کریم میں مجھ سے ملے اور فرمایا: میں تنہائی میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: علماء عظماء کی تشریف آوری کا ہجوم آپ دیکھتے ہیں مجھے تنہائی نصف شب کو ملتی ہے کہا: میں اسی وقت آؤں گا۔ میں نے کہا اس وقت بندش ہوتی ہے کہا میری بندش نہ ہوگی: تشریف لائے اور کلمات استمالت و استعفا کے فرمائے۔ میں نے معاف کیا اور میرے دل میں بحمدہ تعالیٰ اس کا کچھ غبار بھی نہ تھا۔ پھر ہندوستان تشریف لا کر بھی مجھ سے ملے، اظہار نام کی ضرورت نہیں۔

چو باز آمدی ماجرا در نوشت

یہ تم وقائع ایسے نہ تھے کہ ان کو میں اپنی زبان سے کہتا ہمراہیوں کو توفیق ہوتی اور آتے جاتے اور ایام قیام ہر دو سرکار کے واقعات روزانہ تاریخ وار قلمبند کرتے تو اللہ و رسول کی بے شمار نعمتوں کی عمدہ یادگار ہوتی۔ ان سے رہ گیا اور مجھے بہت کچھ سہو ہو گیا۔ جو یاد آیا بیان کیا۔ نیت کو عزوجل جانتا ہے: قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ: اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کر، یہ برکات ہیں، ان دعاؤں کی کہ حضور سید عالم ﷺ نے تعلیم فرمائی والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم وآلہ وصحبہ اجمعین۔

مؤلف: ایک صاحب شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس میں بریلی تشریف لائے تھے۔ اعلیٰ حضرت مدظلہٗ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے، اور کچھ اشعار نعت شریف سنانے کی درخواست کی، استفسار فرمایا: کس کا کلام ہے۔ انھوں نے بتایا: اس پر ارشاد فرمایا: سوا دو کے کلام کے کسی کا کلام میں قصداً نہیں سنتا، مولانا کافی اور حسن میاں مرحوم کا کلام۔ اوّل سے آخر تک شریعت کے دائرہ میں ہے۔ البتہ مولانا کافی کے یہاں لفظ رعنا کا اطلاق جا بجا ہے اور یہ شرعاً محض ناروا ہے

جا ہے۔ مولانا کو اس پر اطلاع نہ ہوئی، ورنہ احتراز فرماتے۔ حسن میاں مرحوم کے یہاں بفضلہ تعالیٰ یہ بھی نہیں، ان کو میں نے نعت گوئی کے اصول بتادیئے تھے، ان کی طبیعت میں ان کا ایسا رنگ رچا کہ ہمیشہ کلام اسی معیار اعتدال پر صادر ہوتا جہاں شبہ ہوتا مجھ سے دریافت کر لیتے، ایک غزل میں یہ شعر خیال میں آیا۔

خدا کرنا ہوتا جو تحت مشیت

خدا ہو کے آتا یہ بندہ خدا کا

میں نے کہا ٹھیک ہے یہ شرطیہ ہے جس کے لئے مقدم اور تالی کا امکان ضرور نہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قُلْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۔

اے محبوب تم فرمادو کہ اگر رحمٰن کے لئے کوئی بچہ ہوتا تو اسے سب سے پہلے میں پوجتا۔

ہاں شرط و جزا میں علاقہ چاہیے وہ ائمہ آیۃ کریمہ کی طرح یہاں بھی بروجہ حسن حاصل ہے بلاشبہ جتنے فضائل و کمالات خزانہ قدرت میں ہیں، سب حضور اقدس ﷺ کو عطا فرمائے گئے، اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

اللہ اپنی تمام نعمتیں تم پر پوری کرے گا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

ہر نعمتیکہ داشت خدا شد براو تمام

میرے ایک وعظ میں ایک نفیس نکتہ مجھ پر القا ہوا تھا اسے یاد رکھو کہ جملہ فضائل حضور اقدس ﷺ کے لئے معیار کامل ہے وہ یہ کہ کسی منعم کا دوسرے کو کوئی نعمت نہ دینا چار ہی طور پر ہوتا ہے۔ یا تو دینے والے کو اس نعمت پر دسترس نہیں یا دے سکتا ہے مگر بخل مانع ہے یا جسے نہ دی وہ اس کا اہل نہ تھا یا وہ اہل بھی ہے مگر اس سے زائد اسے کوئی اور محبوب ہے اس کے لئے بچا رکھی الوہیت ہی وہ کمال ہے کہ زیر قدرت ربانی نہیں، باقی تمام کمالات تحت قدرت الٰہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اکرم